50308- عورت اگر چالیس یوم سے قبل پاک ہوجائے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی اور روزہ بھی رکھے گی

سوال

میری بیوی کے ہاں شعبان سے پندرہ یوم قبل ولادت ہوئی ہے ، تو کیا جیسے ہی خون بند ہو اس پر سب شرعی تکالیف جاری ہوں گی اور کیا اس کے لیے نماز ادا کرنا اور تلاوت قرآن وغیرہ کرنا جائز ہے ، یا جیسا کہ بعض کہتے ہیں اسے چالیس یوم انتظار کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

جمہور علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ شامل ہیں کہ نفاس کی کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں جب بھی عورت نفاس سے پاک ہوگی اس پر غسل کر کے نماز ادا کرنی اور روزہ رکھنا واجب ہے چاہے ولادت کے چالیس یوم سے قبل ہی خون بند ہوجائے ۔

اس لیے کہ شریعت میں اس کی کوئی تحدید نہیں کی گئی لھذا اس میں موجودگی کی طرف رجوع کیا جائے گا خون کی مدت کم بھی ہے اور زیادہ بھی پائی جاتی ہے ۔

المغنی ابن قدامہ (428/1) ۔

بلکہ بعض علماء کرام نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے ، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور تابعین اور اس کے بعد آنے والے علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چالیس یوم نماز ترک کرے گی ، لیکن اگر وہ اس سے قبل پاک ہوجائے تو اسے غسل کر کے نماز ادا کرنا ہوگی ۔ اھ

دیکھیں : المجموع للنووی (541/2) ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا اگر عورت چالیس یوم سے قبل نفاس سے پاک ہوجائے تو اس کے لیے نماز اور حج ادا کرنا اور روزے رکھنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جی ہاں اگر وہ چالیس یوم سے قبل پاک ہوجائے اور اس کا خون بند ہوجائے تو اس کے لیے نماز ادا کرنا اور روزے رکھنا اور حج و عمرہ کی ادائیگی اور خاوند کے لیے اس سے جماع کرنا جائز ہے ۔

اگر عورت بیس دن کے بعد پاک ہوجائے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی اور روزے بھی رکھے گی اور اسی طرح اپنے خاوند کے لیے بھی حلال ہوگی ، اور عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالی عنہ کا اسے مکروہ کہنا کراہت تنزیہ پر محمول ہے اور ان کا اجتھاد ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ۔

صحیح یہی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب چالیس یوم سے قبل ہی پاک ہوجائے تو اس کا طہر صحیح ہوگا اور اگر چالیس دن کے اندر ہی خون دوبارہ آنا شروع ہوجائے وہ نفاس کا خون ہی شمار ہوگا ، لیکن طہر کی حالت میں رکھے ہوئے روزے اور ادا کردہ نمازیں اور حج و عمرہ صحیح ہوگا ، جب یہ سب کچھ طہر کی حالت میں ہو تو ان میں سے کچھ بھی نہیں لوٹایا جائے گا ۔ اھ ۔ مجموع الفتاوی لابن باز (195/15)

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ میں ہے :

اگر عورت چالیس یوم سے قبل ہی نفاس سے پاک ہوجائے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے اور روزے رکھے گی اور اس کا خاوند اس سے جماع بھی کرسکتا ہے ۔ اھ

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (458/5) ۔

لجنۃ دائمہ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک عورت کے ہاں رمضان سے سات دن قبل ولادت ہوئی اور اس نے پاک ہونے کے بعد روزے بھی رکھے تو کیا یہ صحیح ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اگر معاملہ ایسے ہی ہو جیسا سوال میں ذکر کیا گیا ہے تو اس عورت کے طہر کی حالت میں رکھے ہوئے روزے صحیح ہیں اور اس پر قضاء لازم نہیں ہوگی ۔ اھ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (155/10) ۔

واللہ اعلم .